[1999] سپریم کورٹ رپوٹس3.S.C.R

ازعدالت عظمی

اسٹیٹ آف ہریانہ

بنام

یونیک فارماد (پی) لمیٹڈ اور دیگران

7اکتوبر1999

[ڈی پی وادھوااور آر پی سیٹھی، جسٹسز]

جراثیم کش ایکٹ،:1968 دفعات24،30،21،22، 29(1)(a)، 3(k)(i)، 17اور18۔

جراثیم کش کا انسپکٹر–کیڑے مار دوا کے نمونے اکٹھا کرنا–کوالٹی کنٹرول لیبارٹری تجزیہ رپورٹ–نمونے غلط برانڈ ڈ–ملزم افراد کو نوٹس–ملزم فرم رپورٹ کی خلاف ورزی کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنے کے اپنے ارادے کو مطلع کرتی ہے–سنٹرل کیڑے مار ادویات کی لیبارٹری (سی آئی ایل) سے نمونوں کا دوبارہ تجزیہ کرنے کی درخواست–کیڑے مار دوا کا انسپکٹر مذکورہ درخواست کو ایڈورٹ کیے بغیر، مجرمانہ شکایت کو پر کرنا–ملزم کو عدالت کے سامنے طلب کیے جانے تک ختم ہونے والی جراثیم کش کی شیلف لائف–سنٹرل جراثیم کش لیبارٹری سے نمونوں کا دوبارہ تجزیہ کروانے کا حق کھو گیا–ہائی کورٹ نے فوجداری شکایت کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر ملزم کے خلاف قانونی چارہ جوئی جاری رہی تو یہ عدالتی عمل کا غلط استعمال ہوگا۔ملزم کو سی آئی ایل سے نمونوں کی جانچ کروانے کے ان کے قیمتی حق سے محروم رکھا گیا تھا۔عدالت عالیہ نے فوجداری توہین کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اسے جائز قرار دیا۔

نمونوں کی استعمال کی مدت–قانون کی مطابقت جس میں کوئی میعاد ختم ہونے کی تاریخ فراہم نہیں کی گئی ہے–تجزیہ کار رپورٹ جمع کرانے کا فارم جس میں تیاری کی تاریخ اور میعاد ختم ہونے کی تاریخ کا ذکر ہے۔

جراثیم کش انسپکٹر نے ایک دکان کے احاطے سے جراثیم کش ادویات کے نمونے اکٹھے کیے اور اسے جانچ کے لیے کوالٹی کنٹرول لیبارٹری بھیج دیا۔کوالٹی کنٹرول لیبارٹری کی تجزیاتی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ نمونے غلط برانڈ ڈ تھے۔نتیجتاً دکاندار اور مینوفیکچر رفرم کو نوٹس جاری کیے گئے۔مینوفیکچر رفرم نے الزامات کی تردید کرتے ہوئے ثبوت پیش کرنے کے اپنے ارادے کو مطلع کیا اور نمونوں کو دوبارہ تجزیہ کے لیے سنٹرل انسیکٹسا ئڈ لیبارٹری بھیجنے کی درخواست کی۔تاہم، جراثیم کش انسپکٹر نے مذکورہ درخواست کو تسلیم کیے بغیر ملزم افراد کے خلاف فوجداری شکایت درج کرائی۔چیلنج پر، عدالت عالیہ نے مذکورہ فوجداری شکایت کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ ملزم کو جراثیم کش ایکٹ 1968 کی دفعہ 24 کے تحت ان کے قیمتی حق سے محروم رکھا گیا تھا اور اگر استغاثہ جاری رہا تو یہ عدالتی عمل کا غلط استعمال ہوگا۔لہذا، موجودہ اپیل۔

اپیلٹ اسٹیٹ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ جراثیم کش انسپکٹر نمونے کو مرکزی جراثیم کش لیبارٹری میں دوبارہ جانچ کے لیے بھیجنے کا اہل نہیں تھا اور دوبارہ جانچ کی درخواست متعلقہ عدالت کو کی جانی چاہیے تھی۔ ایکٹ کے تحت دائر استغاثہ میں ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت تجویز کردہ دفاع کے علاوہ کسی اور دفاع کی اجازت نہیں دی جا سکتی تھی۔ نمونے کی شیلف لائف متعلقہ نہیں تھی کیونکہ ایکٹ میں کوئی میعاد ختم ہونے کی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد 1-1۔ مدعا علیہان کو جراثیم کش ایکٹ 1968 کی دفعہ 24(2) کے تحت سنٹرل جراثیم کش لیبارٹری سے نمونے کی جانچ کروانے کے ان کے قیمتی حق سے محروم رکھا گیا۔ اس طرح، عدالت عالیہ کو فوجداری شکایت کو کالعدم قرار دیتے ہوئے یہ کہتے ہوئے جائز قرار دیا گیا کہ اگر ملزموں کے خلاف مقدمہ جاری رہا تو یہ عدالتی عمل کا غلط استعمال ہوگا۔[D-E-460]

1.2۔ سنٹرل جراثیم کش لیبارٹری سے نمونے کی جانچ کا طریقہ کار ایکٹ کے تحت تجویز کیا گیا ہے اور اگر یہ ملزم کے جانبداری کی خلاف ورزی ہے تو اسے یقینی طور پر شکایت کو مسترد کرنے کا حق حاصل ہے۔ دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ(3) کے تحت، جراثیم کش تجزیہ کار کے دستخط شدہ رپورٹ اس میں بیان کردہ حقائق کا ثبوت ہوگی اور ملزم کے خلاف تب ہی فیصلہ کن ہوگی جب ملزم، رپورٹ موصول ہونے کے 28 دن کے اندر، جراثیم کش انسپکٹر یا عدالت کو تحریری طور پر مطلع نہیں کرتا ہے جس کے سامنے کارروائی زیر التوا ہے کہ وہ رپورٹ کو غلط ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس لیے جراثیم کش تجزیہ کار کی رپورٹ حتمی نہیں تھی۔ مرکزی جراثیم کش لیبارٹری سے نمونے کی جانچ کروانے کے ملزم کے حق کے تحفظ کے لیے استغاثہ پر یہ واجب ہے کہ وہ جلد از جلد شکایت درج کرے تاکہ ملزم کا حق ضائع نہ ہو۔ فوری معاملے میں، جب تک جواب دہندگان کو عدالت کے سامنے پیش ہونے کے لیے کہا گیا، کیڑے مار دوا کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ پہلے ہی ختم ہو چکی تھی اور اس آخری مرحلے میں مرکزی جراثیم کش کی لیبارٹری میں نمونہ بھیجنے کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔[A-D-460؛C-459]

ریاست پنجاب بنام نیشنل آرگینک کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ جے ٹی(1996) 10 ایس سی 480، پر انحصار کیا۔

ریاست ہریانہ بنام برج لال متل اور دیگران [1998] 5 ایس سی سی 343؛ دہلی میونسپل کارپوریشن بنام گھسہ رام، اے آئی آر (1967) ایس سی 970؛ چیٹومل بنام ریاست مدھیہ پردیش اور دوسرا [1981] 3 ایس سی سی 72 اور کلکتہ میونسپل کارپوریشن بنام پون کمار صراف اور دوسرا [1999] 2 ایس سی سی 400، حوالہ دیا گیا۔

2۔ یہ قبول نہیں کیا جا سکتا کہ نمونے کی استعمال کی مدت متعلقہ نہیں تھی کیونکہ ایکٹ میں کوئی میعاد ختم ہونے کی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔ اگر میعاد ختم ہونے کی تاریخ متعلقہ نہیں ہے، تو اس کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ جراثیم کش تجزیہ کار کی طرف سے رپورٹ جمع کرانے کے لیے تجویز کردہ فارم میں، مضمون کی تیاری کی تاریخیں اور میعاد ختم ہونے کی تاریخ کا ذکر کیا گیا ہے۔[A-458؛H-457]

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1999: وغیرہ کی فوجداری اپیل نمبر1053۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 1995 کے فوجداری ایم نمبر8333–ایم میں 1.3.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

مہابیر سنگھ، (این پی)، اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے محترمہ ریکھا پانڈے، پی این پوری اور رویندر چوپڑا کے لیے ایس کے مہتا، دھرومہتا، ارون نہرو، فضل انم، محترمہ شوبھا، (سریش گپتا)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹس۔اجازت دی گئی۔

ان اپیلوں میں، قانون کا ایک مشترکہ سوال اٹھاتے ہوئے، ریاست نے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ان تین الگ الگ فیصلوں کو چیلنج کیا ہے جن میں جراثیم کش ایکٹ، 1963 (مختصر طور پر، ایکٹ) کی دفعہ 29(1)(اے) کے تحت دائر شکایات کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔عدالت عالیہ نے مجموعہ ضابطہ فوجداری (مختصر طور پر کوڈ) کے دفعہ 482 کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کیا جسے آئین ہند کے آرٹیکل 227 کے ساتھ پڑھا گیا۔ایکٹ کی دفعہ 29 میں جرائم اور سزا کا التزام ہے۔دفعہ 29 کی ذیلی دفعہ(1) کی شق (اے) کے تحت جو کوئی بھی قانون کی دفعہ 3 کی ذیلی شق (1) یا ذیلی شق (3) یا ذیلی شق (8) کے تحت غلط برانڈ شدہ کسی کیڑے مار دوا کو درآمد کرتا ہے، تیار کرتا ہے، فروخت کرتا ہے، ذخیرہ کرتا ہے یا فروخت کے لیے ظاہر کرتا ہے یا تقسیم کرتا ہے، اسے پہلے جرم کے لیے سزا دی جائے گی، جس کی مدت دو سال تک ہو سکتی ہے، یا جرمانے کے ساتھ جو دو ہزار روپے تک ہو سکتا ہے، یا دونوں کے ساتھ؛ اور دوسرے اور اس کے بعد کے جرم کے لیے قید کی سزا دی جائے گی۔مدت جو تین سال تک بڑھ سکتی ہے، یا جرمانے کے ساتھ، یا دونوں کے ساتھ۔

حریف تنازعات کو سمجھنے کے لیے، ہم ایس ایل پی (فوجداری) نمبر4067/ 97 سے پیدا ہونے والی اپیل میں کیس کے حقائق کا حوالہ دیتے ہیں۔ 5اگست 1994 کو ایکٹ کے تحت مقرر کردہ ایک جراثیم کش انسپکٹر نے میسرز وکاس بیج بھنڈار کے مالک سکھبیر سنگھ کے دکان کے احاطے کا دورہ کیا اور مونو کروٹوفوس– 36 فیصد ایس ایل جراثیم کش کے تین نمونے لیے۔انہوں نے ایک نمونہ سکھبیر سنگھ کو دیا، دوسرا نمونہ سینئر تجزیہ کار، کوالٹی کنٹرول لیبارٹری (جراثیم کش ادویات) کرنال کو جانچ کے لیے بھیجا اور تیسرا نمونہ ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر، سونی پت (ایکٹ کی دفعہ 21 اور 22) کے پاس جمع کرایا گیا۔میسرز یونیک فارمیڈ پرائیویٹ لمیٹڈ (مختصر طور پر، یونیک فارمیڈ) زیر بحث کیڑے مار دوا تیار کرنے والی کمپنی ہے۔ہری سنگھ ورما مینوفیکچرر یونیک فارمیڈ کے سیلز آفیسر ہیں۔کوالٹی کنٹرول لیبارٹری نے اپنی تجزیاتی رپورٹ میں بتایا کہ مونو کروٹوفوس– 36 فیصد ایس ایل کے نمونے کو غلط برانڈ کیا گیا تھا (ایکٹ کے دفعہ 24 کا ذیلی دفعہ (1)۔اس کے مطابق؛ نمونے کی تجزیہ رپورٹ کے ساتھ نوٹس 30 ستمبر 1994 کو میسرز وکاس بیج بھنڈار اور

یونیک فارمیڈ کو بھیجے گئے تھے۔ 8 اکتوبر 1994 کو ایک جواب یونیک فارمیڈ کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ جواب کو اتھارٹی کا حق نہیں ملا اور استغاثہ شروع کرنے کے لیے رضامندی حاصل کرنے کے بعد، جراثیم کش انسپکٹر نے 24 جون 1995 کو چیف جوڈیشل مجسٹریٹ، سونی پت کی عدالت میں فوجداری شکایت درج کرائی۔

منفرد فارمیڈ اور ہری سنگھ ورما، سیلز افسران نے شکایت اور اس کے نتیجے میں ہونے والی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لیے آئین کے آرٹیکل 227 کے ساتھ پڑھے جانے والے ضابطے کی دفعہ 482 کے تحت عدالت عالیہ کا رخ کیا۔ یہ پیش کیا گیا کہ جراثیم کش کی تیاری کی تاریخ مارچ 1994 تھی اور اس کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ فروری 1995 تھی۔ جب تک ملزم کو 6 اپریل 1995 کو عدالت میں پیش ہونے کے لیے طلب کیا گیا، اس وقت تک وہ ایکٹ کی دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت مرکزی جراثیم کش لیبارٹری سے نمونوں کا دوبارہ تجزیہ کروانے کا اپنا حق کھو چکے تھے اور ان حالات میں ان پر مقدمہ چلانا عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہوگا۔

ایکٹ کے دفعہ 22 میں جراثیم کش انسپکٹر کے ذریعے جراثیم کش کا کوئی بھی نمونہ لینے پر عمل کرنے کا طریقہ کار تجویز کیا گیا ہے۔ دفعہ 22 کی ذیلی دفعہ (6) متعلقہ ہے اور اس کے تحت ہے:

" 22(6) جراثیم کش انسپکٹر اس طرح تقسیم شدہ نمونے کا ایک حصہ یا ایک کنٹینر، جیسا بھی معاملہ ہو، اس شخص کو واپس کرے گا جس سے وہ اسے لے گا اور بقیہ کو اپنے پاس رکھے گا اور اسے مندرجہ ذیل طریقے سے ٹھکانے لگائے گا:

(i) ایک حصہ یا کنٹینر، وہ فوری طور پر جراثیم کش تجزیہ کار کو جانچ یا تجزیہ کے لیے بھیجے گا؛ اور

(ii) دوسرا، وہ عدالت میں پیش کرے گا جس کے سامنے جراثیم کش کے سلسلے میں کارروائی، اگر کوئی ہو، شروع کی جائے گی۔

اس بارے میں کہ جراثیم کش تجزیہ کار کی رپورٹ پر کس طرح غور کیا جانا چاہیے، ایکٹ کے دفعہ 24 کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

"24۔ جراثیم کش تجزیہ کار کی رپورٹ۔–(1) جراثیم کش تجزیہ کار جسے دفعہ 22 کی ذیلی دفعہ (6) کے تحت تجزیہ کی جانچ کے لیے کسی جراثیم کش کا نمونہ پیش کیا گیا ہے، ساٹھ دن کی مدت کے اندر جراثیم کش انسپکٹر کو مقررہ فارم میں نقل میں دستخط شدہ رپورٹ پیش کرے گا۔

(2) جراثیم کش انسپکٹر اس کی وصولی پر رپورٹ کی ایک کاپی اس شخص کو فراہم کرے گا جس سے نمونہ لیا گیا تھا اور دوسری کاپی نمونے کے سلسلے میں کسی بھی قانونی کارروائی میں استعمال کے لیے اپنے پاس رکھے گا۔

(3) کوئی بھی دستاویز جو کسی جراثیم کش تجزیہ کار کے دستخط شدہ رپورٹ ہونے کا دعوی کرتی ہے وہ اس میں بیان کردہ حقائق کا ثبوت

ہوگی، اور ایسا ثبوت تب تک فیصلہ کن ہوگا جب تک کہ وہ شخص جس سے نمونہ لیا گیا تھا اس کی تحریری طور پر مطلع کردہ رپورٹ کی کاپی موصول ہونے کے اٹھائیس دن کے اندر اندر جراثیم کش انسپکٹر یا عدالت جس کے سامنے نمونے کے حوالے سے کوئی کارروائی زیر التوا ہے کہ وہ رپورٹ کے تنازعہ میں ثبوت پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(4) جب تک کہ نمونے کی سنٹرل کیڑے مار ادویات کی لیبارٹری میں جانچ یا تجزیہ نہیں کیا گیا ہے، جہاں ذیلی دفعہ (3) کے تحت کسی شخص نے کیڑے مار ادویات کے تجزیہ کار کی رپورٹ کے تنازعہ میں ثبوت پیش کرنے کے اپنے ارادے کو مطلع کیا ہے، عدالت اپنی تحریک سے یا مستغیث یا ملزم میں سے کسی ایک کی درخواست پر اپنی صوابدید پر، دفعہ 22 کی ذیلی دفعہ (6) کے تحت مجسٹریٹ کے سامنے پیش کردہ کیڑے مار ادویات کا نمونہ ٹیسٹ یا تجزیہ کے لیے مذکورہ لیبارٹری کو بھیج سکتی ہے، جو ٹیسٹ یا تجزیہ کرے گی اور تحریری طور پر یا اتھارٹی کے دستخط شدہ رپورٹ کرے گی۔ مرکزی جراثیم کش لیبارٹری کے ڈائریکٹر کا نتیجہ، اور ایسی رپورٹ اس میں بیان کردہ حقائق کا حتمی ثبوت ہوگی۔

(5) ذیلی دفعہ کے تحت سنٹرل انسیکٹا ئڈز لیبارٹری کے ذریعہ کیے گئے ٹیسٹ یا تجزیہ کی اخراجات (4) مستغیث یا ملزم کے ذریعے ادائیگی کی جائے، جیسا کہ عدالت ہدایت کرے گی۔"

جراثیم کش تجزیہ کار کی رپورٹ 22 ستمبر 1994 کو مقرر کردہ فارم (فارم IX) میں دی گئی ہے اور یہ درج ذیل ہے :

"سینئر تجزیہ کار کی رپورٹ۔

1۔ جراثیم کش ادویات کے انسپکٹر ڈی ڈی اے سونی پت کا نام جس سے موصول ہوا

2۔ نمبر شمار اور جراثیم کش کے انسپکٹر یاد دہانی کی تاریخ	ایل نمبر 35 تاریخ 94-8-8
بیچ نمبر	94 یو ایف 703
مینوفیکچرنگ کی تاریخ	مارچ، 94
ختمہ میعاد	فروری، 95
نمونے لینے کی تاریخ	
3۔ نمونے کی تعداد	ایک
4۔ رسید کی تاریخ	94-8-8
5۔ جراثیم کش کا نام جو نمونے میں شامل ہونا ہے	مونو کروٹوفوس 36 فیصد ایس ایل
6۔ پیکج کی مہروں کی حالت	برقرار
7۔ لاگو ٹیسٹ کے پرٹوکول کے ساتھ تیسٹ یا تجزیہ کا نتیجہ	تکنیکی مواد آئی ایس نمبر 8074 کے مطابق ٹیسٹ کا 26 فیصد پروٹوکول لاگو ہوتا ہے
نتیجہ	غلط برانڈ ڈ"

منفرد فارمیڈ کو نوٹس کے ساتھ پیش کیے جانے کے بعد اور کوالٹی کنٹرول لیبارٹری کی مذکورہ رپورٹ میں الزام لگایا گیا تھا کہ ایکٹ کے دفعہ 3(k)(i)، 17اور 18 کی خلاف ورزی کی گئی ہے،اس کے جواب میں یونیک فارمیڈ نے ان الزامات کی تردید کی اور کہا کہ "ہم اپنے دعوے کی حمایت میں ثبوت پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ کمپنی کی قیمت پر ایکٹ کے دفعہ 24 کی دفعات کے مطابق سینٹرل جراثیم کش کی لیبارٹری سے نمونے کا تجزیہ کیا جائے۔" جراثیم کش کے انسپکٹر نے یونیک فارمیڈ کی اس درخواست سے باز نہیں آیا اور جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، چھ ملزمان کے خلاف فوجداری شکایت درج کرائی، یعنی میسرز یونیک فارمیڈ (پی) لمیٹڈ (2) ہری سنگھ ورما سیلز آفیسر۔منفرد فارمیڈ (3) میسرز وکاس بیج بھنڈر، (4) سکھبیر سنگھ، وکاس بیج بھنڈر کے مالک، (5) میسرز گاندھی بیج بھنڈر،سونی پت اور (6) ستبیر سنگھ، پروپرائٹر، گاندھی بیج بھنڈر۔شکایت میں کہا گیا ہے کہ اسی جراثیم کش کا نمونہ میسرز گاندھی بیج بھنڈار کی دکان کے احاطے سے بھی اٹھایا گیا تھا۔ہمارے سامنے (ایس ایل پی (فوجداری) نمبر2982 / 97 سے پیدا ہونے والی ایک اپیل میں)، ہمیں کیڑے ماردوا کے انسپکٹر کا جواب ملتا ہے کہ یہ صرف عدالت ہی ہے جو مرکزی جراثیم کش سے نمونے کی جانچ کروانے کی مجاز ہے۔لیبارٹری۔ یہ تمام حقائق متنازعہ نہیں ہیں۔

ہائی کورٹ کے سامنے یونیک فارمیڈ اور اس کے سیلز آفیسر کا بنیادی تنازعہ یہ تھا کہ جراثیم کش کے انسپکٹر کی طرف سے ان کی درخواست کے لحاظ سے سنٹرل جراثیم کش لیبارٹری سے نمونے کا دوبارہ ٹیسٹ کرانے کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی گئی اور جب تک انہیں پیش ہونے کو کہا گیا تھا۔عدالت میں ان کے مقدمے کی سماعت کے لیے، کیڑے ماردوا کی شیلف لائف،جس کا نمونہ لیا گیا تھا، پہلے ہی ختم ہو چکی تھی۔اس طرح وہ اپنے دفاع کے قیمتی حق سے محروم تھے۔ ہائی کورٹ نے ان کی درخواست میں معقولیت پائی اور کہا کہ ایک بار جب یہ واضح ہو جائے کہ ملزمان کو ایکٹ کی دفعہ 24 کے تحت ان کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے،تو یہ ظاہر ہے کہ وہ متعصب تھے اور یہ عدالت کے عمل کا غلط استعمال ہوگا۔آگے بڑھنے کے لئے شکایت.

ہمارے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے سامنے یہ پیش کیا گیا ہے کہ جراثیم کش انسپکٹر مرکزی جراثیم کش لیبارٹری میں دوبارہ جانچ کے لیے نمونہ بھیجنے کا اہل نہیں تھا اور دوبارہ جانچ کی درخواست متعلقہ عدالت کو کی جانی چاہیے تھی۔اس کے بعد ریاست نے مزید کہا کہ ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت مقرر کردہ دفاع کے علاوہ کوئی اور دفاع اسے ایکٹ کے تحت دائر استغاثہ میں اٹھائے جانے کی اجازت نہیں دے سکتا اور مزید یہ کہ نمونے کی شیلف لائف متعلقہ نہیں تھی کیونکہ ایکٹ میں کوئی میعاد ختم ہونے کی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔ان میں سے کسی بھی تنازعہ میں کوئی چیز نہیں ہے۔اگر میعاد ختم ہونے کی تاریخ متعلقہ نہیں ہے،تو اس کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ جراثیم کش تجزیہ کار کی طرف سے رپورٹ جمع کرانے کے لیے تجویز کردہ فارم میں، مضمون کی تیاری کی تاریخ اور میعاد ختم ہونے کی تاریخ کا ذکر کیا گیا ہے۔ہمیں ریاست کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہیں ملتا۔اس پیشکش کی حمایت میں، کسی اصول کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی ثبوت پیش کیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جراثیم کش کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ غیر اہم ہے دفعہ 30 ایسے دفاع فراہم کرتا ہے جن کی اجازت ایکٹ کے تحت قانونی کارروائی میں دی جاسکتی ہے یا نہیں۔دفعہ 30 حسب ذیل ہے :

"30۔وہ دفاع جن کی اجازت اس ایکٹ (1) کے تحت قانونی چارہ جوئی میں دی جاسکتی ہے یا نہیں، سوائے اس کے کہ اس دفعہ میں اس کے بعد فراہم کیا گیا ہے، اس ایکٹ کے تحت استغاثہ میں یہ دفاع محض یہ ثابت کرنے کے لیے نہیں ہوگا کہ ملزم کیڑے ماردوا کی نوعیت یا معیار سے ناواقف تھا جس کے سلسلے میں جرم اس طرح کی کیڑے ماردوا کی تیاری، فروخت یا استعمال میں شامل خطرے سے یا

اس کی تیاری یا درآمد کے حالات سے وابستہ تھا۔

(2) دفعہ 17 کے مقاصد کے لیے، کسی جراثیم کش دوا کو صرف اس حقیقت کی وجہ سے غلط برانڈ نہیں سمجھا جائے گا کہ:

(a) اس میں کوئی بے ضرر مادہ یا جزو شامل کیا گیا ہے کیونکہ یہ کیڑے مار دوا کی تیاری یا تیاری کے لیے اس ریاست میں تجارت کے سامان کے طور پر ضروری ہے جو گاڑی یا استعمال کے لیے موزوں ہو، اور کیڑے مار دوا کی مقدار، وزن یا پیمانہ میں اضافہ کرنے کے لیے یا اس کے کمتر معیار یا دیگر عیب کو چھپانے کے لیے نہیں۔ یا

(b) تیاری، تیاری یا ترسیل کے عمل میں کوئی غیر معمولی مادہ ناگزیر طور پر اس کے ساتھ مل گیا ہے۔

(3) کوئی شخص جو درآمد کنندہ یا کیڑے مار دوا بنانے والا یا اس کی تقسیم کے لیے اس کا ایجنٹ نہ ہو، اس ایکٹ کی کسی شق کی خلاف ورزی کا ذمہ دار نہیں ہوگا، اگر وہ ثابت کرتا ہے:

(a) کہ اس نے کیڑے مار دوا کسی درآمد کنندہ یا باضابطہ طور پر لائسنس یافتہ صنعت کار، تقسیم کار یا ڈیلر سے حاصل کی ہو۔

(b) کہ وہ معقول مستعدی کے ساتھ یہ نہیں جانتا تھا اور نہ ہی یہ یقینی بنا سکتا تھا کہ کیڑے مار دوا کسی بھی طرح سے اس ایکٹ کی کسی شق کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ اور

(c) یہ کہ کیڑے مار دوا، جب اس کے قبضے میں تھی، مناسب طریقے سے ذخیرہ کی گئی تھی اور اسی حالت میں رہی جب اس نے اسے حاصل کیا تھا۔

دفعہ 30 کی ذیلی دفعہ (1) جو متعلقہ معلوم ہوتی ہے صرف اس اثر سے تجویز کرتی ہے کہ لاعلمی کا کوئی دفاع نہیں ہوگا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر ایکٹ کی دیگر لازمی توضیعات خلاف ورزی ہوتی ہے تو ملزم کے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ نمونے کی جانچ کے لیے طریقہ کار تجویز کیا گیا ہے اور اگر یہ ملزم کے جانبداری کی خلاف ورزی ہے تو اسے یقینی طور پر شکایت کو مسترد کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس بارے میں دورائے نہیں ہوسکتی۔ پھر مرکزی جراثیم کش لیبارٹری سے نمونے کی جانچ کروانے کے ملزم کے حق کے تحفظ کے لیے، استغاثہ پر یہ واجب ہے کہ وہ جلد از جلد شکایت درج کرے تاکہ ملزم کا حق ضائع نہ ہو۔ موجودہ معاملے میں، جب تک مدعا علیہان کو عدالت میں پیش ہونے کے لیے کہا گیا، کیڑے مار دوا کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ پہلے ہی ختم ہو چکی تھی اور اس آخری مرحلے میں مرکزی کیڑے مار ادویات کی لیبارٹری میں نمونہ بھیجنے کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ یہ مسئلہ اب ریز انٹیگرا نہیں ہے۔ ریاست پنجاب بنام نیشنل آرگینک کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ، جے ٹی (1996) 10 ایس سی 480 میں اس عدالت نے کچھ اسی طرح کے حالات میں کہا کہ ایکٹ کی دفعہ 24 کے تحت طے شدہ طریقہ کار ملزم کو مرکزی جراثیم کش لیبارٹری کے ذریعے نمونے کی جانچ کرنے اور اپنے دفاع میں دی گئی رپورٹ کے ثبوت پیش کرنے سے محروم رکھتا ہے۔ اس عدالت نے انتہائی ترسیل کے ساتھ شکایت درج کرنے کی ضرورت پر

زور دیا تا کہ ملزم قانونی دفاع سے فائدہ اٹھانے کا انتخاب کر سکے۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ ملزم کو قانونی طور پر دستیاب قیمتی حق سے محروم رکھا گیا تھا۔ معاملے کے اس نقطہ نظر پر عدالت نے مجرمانہ شکایت کو ملزم کے خلاف آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ ہمارے پاس ڈرگس اینڈ کاسمیٹکس ایکٹ، 1940 اور پریوینشن آف فوڈ ایڈولٹرشن ایکٹ، 1954 کے تحت اسی سوال سے متعلق مقدمات ہیں۔ اس سلسلے میں ریاست ہریانہ بنام برج لال متل اور دیگران [1998] 5 ایس سی سی 343 میں ڈرگس اینڈ کاسمیٹکس ایکٹ، 1940 کے تحت اس عدالت کے فیصلوں کا حوالہ دیا جائے۔ دہلی میونسپل کارپوریشن بنام گھسہ رام، اے آئی آر (1967) ایس سی 970؛ چیٹومل بنام ریاست مدھیہ پردیش اور دوسرا [1981] 3 ایس سی سی 72 اور کلکتہ میونسپل کارپوریشن بنام پون کمار صراف اور دوسرا [1999] 2 ایس سی سی 400 سبھی فوڈ ایڈولٹریشن ایکٹ، 1954 کے تحت۔

اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان اپیلوں میں مدعا علیہان کو ایکٹ کی دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت مرکزی جراثیم کش لیبارٹری سے نمونے کی جانچ کروانے کے ان کے قیمتی حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ دفعہ 24 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت جراثیم کش تجزیہ کار کے دستخط شدہ رپورٹ میں بیان کردہ حقائق کا ثبوت ہوگا اور ملزم کے خلاف فیصلہ کن ثبوت صرف اس صورت میں ہوگا جب ملزم، رپورٹ موصول ہونے کے 28 دن کے اندر، جراثیم کش انسپکٹر یا عدالت کو تحریری طور پر مطلع نہیں کرتا ہے جس کے سامنے کارروائی زیر التوا ہے کہ وہ رپورٹ کو تبدیل کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ موجودہ معاملات میں جراثیم کش انسپکٹر کو مطلع کیا گیا تھا کہ ملزم رپورٹ کو تبدیل کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جب تک معاملہ عدالت میں پہنچا، نمونے کی شیلف لائف پہلے ہی ختم ہو چکی تھی اور عدالت کو اس طرح کے ارادے سے آگاہ کرنے کا کوئی مقصد پورا نہیں ہوتا۔ اس لیے جراثیم کش تجزیہ کار کی رپورٹ حتمی نہیں تھی۔ ملزموں کو مرکزی جراثیم کش لیبارٹری سے نمونے کی جانچ کروانے کا ایک قیمتی حق دیا گیا تھا اور کیس کے حالات میں ملزموں کو اس حق سے محروم کر دیا گیا ہے، اس طرح ان کے دفاع میں تعصب پیدا ہوا ہے۔

ان حالات میں، عدالت عالیہ یہ نتیجہ اخذ کرنے میں درست تھی کہ اگر مدعا علیہان—ملزم افراد کے خلاف استغاثہ جاری رہا تو یہ عدالتی عمل کا غلط استعمال ہوگا۔ عدالت عالیہ نے مجرمانہ شکایت کو صحیح طور پر کالعدم قرار دے دیا۔ ہم عدالت عالیہ کے حکم کو برقرار رکھتے ہیں اور اپیلوں کو مسترد کر دیں گے۔

ایس۔ وی۔ کے

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this
document